

مفت سلسلہ اشاعت نمبر 86

# رد الرفضہ

مصنف

امام اہلسنت مجدد الدین و ملت الشاہ

امام احمد رضا خان

فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۴۰۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَدُّ الرِّفْضِ

۱۳۲۰ھ

از سینٹاپور

۲۴ یقعدہ ۱۳۱۹ھ

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا۔ اس کے بعض بی بی عم رافضی تبرائی ہیں وہ عصبہ بن کروڑ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصومت اصلاً نہیں۔ اس صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

بینوا و توجروا

مرسلہ

حکیم سید محمد مہدی

نام کتاب : رد الریفضہ

مؤلف : امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ  
امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

ضخامت : ۳۲ صفحات

تعداد : ۲۰۰۰

مفت سلسلہ اشاعت : ۸۶

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان زیر نظر کتاب جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی 86 ویں کڑی کے طور پر پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ جلالت میں دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے صدقے و طفیل ہماری اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے اور ہمیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے انتہوش پا پر گامزن فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے ہم سب سنی مسلمانوں کو متفع فرمائے اور ان کی قبر پر انوار پر کروڑہا کروڑ رحمت و رضوان کے پھولوں کی آئینہ فائز آئین جاہ سید المرسلین ﷺ

ادارہ

## الجواب

الحمد لله الذى هدانا و كفانا و اوانا عن الرفض و الخروج و كل  
بلاء نجانا و الصلوة و السلام على سيدنا و مولانا و ملجانا و  
ماوانا محمد و اله و صحبه الاولين ايماننا و لاحسنين احساننا و الا  
مكنين ايقاننا (آمين)

سب حمدیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت دی اور رخص اور  
خروج سے کفایت اور پناہ دی اور ہر بلاء سے نجات دی، اور صلوٰۃ و سلام ہو  
ہمارے آقا، مولیٰ، ہمارے بچا اور مادی محمد ﷺ اور ان کی آل و صحابہ پر جو  
ایمان لانے میں پہلے اور نیکی میں احسن اور ایمان و یقین میں پختہ  
ہیں، آمین!

صورت مستفسرہ میں یہ رافضی ان مرحومہ سیدہ سیدہ کے ترکہ سے کچھ نہیں  
پاسکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی عم نہیں خاص حقیقی بھائی بلکہ اس  
سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ ان کی  
محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے۔

موانع الارث اربعة (الى قوله) و اختلاف الدينين (۱)

وراثت کے موانع چار ہی، دین کا اختلاف، تک بیان کیا۔ (ت)

تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق  
اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی  
کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتدہ فقہ حنفی کی  
تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔

در مختار مطبوعہ مطبع ہاشمی ص ۶۴ میں ہے :

ان انکر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها كقوله ان الله  
تعالى جسم كالا جسام و انكاره صحبة الصديق (۱)  
اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہے تو کافر ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ اللہ  
تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے۔ یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت  
کا منکر ہونا۔

طحطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۴ میں ہے۔

و كذا اخلافته (۲)

اور ایسے ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب  
الصلوة فصل ۱۵ اور خزائن المفتن قلمی کتاب الصلوة فصل ۱۵ من یصح الاقتداء به و  
من لا یصح میں ہے۔

الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فهو مبتدع و لو انکر خلافة

الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر (۳)

رافضی اگر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ  
عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافت صدیق رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامة احمد الحلبي  
مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۵ میں ہے :

فی الروافض من فضل علیا علی الثلاثة فمبتدع و ان انکر خلافة

الصديق او عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فهو کافر (۱)

رافضیوں میں جو شخص مولا علی کو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے افضل کے گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

وجیز امام کر درری مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے :

من انکر خلافة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر فی الصحیح و من انکر خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر فی الاصح (۲)  
خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے۔ یہی صحیح ہے اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے۔  
تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۴ میں ہے :

قال المرغینانی تجوز الصلوة خلف صاحب هوى و بدعة و لا تجوز خلف الرافضى و الجهمى و القدرى و الهلبي و من يقول بخلق القرآن حاصله ان كان هوى لا يحفر به صاحبه تجوز مع الكراهة و الافلا- (۳)

امام مرغینانی نے فرمایا :

بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی اور رافضی، جہمی، قدری تشبیہی کے پیچھے ہوگی ہی نہیں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اس بد مذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے :

هكذا في التبيين والخلاصة وهو الصحيح هكذا في البدائع ايها تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے۔ ایسا ہی بدائع میں ہے۔

اسی کی جلد ۳، ص ۲۶۴ اور بزازیہ جلد ۳ ص ۳۱۹ اور الاشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور اتحاف الابصار والبصائر مطبع مصر ص ۱۸۷ اور فتاویٰ انقرویہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین مطبع مصر ص ۱۳ سب میں فتاویٰ خلاصہ سے ہے :

الرافضى ان كان يسب الشيخين و يلعنهما (والعباذ بالله تعالى)

فهو كافر و ان كان يفضل عليا كرم الله تعالى وجهه عليهما فهو

مبتدع

رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذ اللہ برائے کافر

ہے اور اگر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی

اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔

اسی کے صفحہ مذکورہ اور بر جندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ ص ۲۱ اور فتاویٰ ظہیریہ سے ہے :

من انكر امامة ابی بكر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر و

على قول بعضهم هو مبتدع و ليس بكافر و الصحيح انه كافر و

كذلك و من انكر خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ في اصح

الاقوال۔

امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے اور بعض نے کہا

بد مذہب ہے کافر نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔ اسی طرح خلافت

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صحیح قول میں کافر ہے۔

وہیں فتاویٰ بزازیہ سے ہے :

و يجب اكفارهم باكفار عثمان و علي و طلحة و زبير و عائشة

یونہی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار قول اصح پر کفر ہے۔  
غنیہ شرح منہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۳ میں ہے :

المراد بالمبتدع من يعتقد شيئا على خلاف ما يعتقد اهل السنة و الجماعة و انما يجوز الاقتداء به مع الكراهة اذا لم يكن ما يعتقد به يؤدى الى الكفر عند اهل السنة اما لو كان مؤديا الى الكفر فلا يجوز اصلا كالتغلاة من الروافض الذين يدعون الالوهية لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ او ان النبوة كانت له فغلط جبریل و نحو ذلك مما هو كفر و كذا من يقذف الصديقه او ينكر صحبة الصديق او خلافته او يسب الشيخين۔

بد مذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات میں اہلسنت و جماعت کے اختلاف عقیدہ رکھتا ہو اور اس کی اقتداء کراہت کے ساتھ اس حال میں جائز ہے جب اس کا عقیدہ اہلسنت کے نزدیک کفر تک نہ پہنچاتا ہو اگر کفر تک پہنچائے تو اصلاً جائز نہیں جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں یا یہ کہ نبوت ان کے لیے تھی جبرئیل نے غلطی کی اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں اور یوں ہی حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے۔

کفایہ شرح ہدایہ مطبع ممبئی جلد اول اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی ص ۳۲ میں ہے :

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

رافضیوں اور ناصبیوں اور خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے۔ اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین عثمان و مولیٰ علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔

بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے :

یکفر بانکاره امامه ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح کانکاره خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح اصح یہ ہے کہ ابو بکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانهر شرح ملتی الاجر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے :

الرافضی ان فضل علیا فهو مبتدع و ان انکر خلافة الصديق فهو کافر رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بد مذہب ہے اور اگر خلافت صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

اسی کے ص ۶۳۱ میں ہے :

یکفر بانکاره صحبة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بانکاره امامته علی الاصح و بانکاره صحبة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح۔

جو شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو کافر ہے۔ یونہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار کرے مذہب اصح میں کافر ہے۔

ان کان هواہ یکفر اہلہ کالجہمی و القدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی الذی ینکر خلافتہ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تجوز الصلوٰۃ خلفہ۔

بد مذہبی اگر کافر کر دے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کہے اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار کرے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

شرح کنز الللمسکین مطبع مصر جلد اول ص ۲۰۸ ہامش فتح المعین میں ہے :

فی الخلاصة یصح الاقتداء باهل الا هواء الالجمہیة و العبریة و القدریة و الرافضی الغالی و من یقول بخلق القرآن و المشبه و حملته ان من كان من اهل قبلتنا و لم یغل فی هواہ حتی لم یحکم بكونه کافرا تجوز الصلوٰۃ خلفہ و تکرہ و اراد الرافضی الغالی الذی ینکر خلافتہ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

خلاصہ میں ہے بد مذہبوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ مگر جہمی و جبریہ و قدریہ و رافضی غالی و قائل خلق قرآن و مشبہ کے اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بد مذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اسے کافر نہ کہا جائے اس کے پیچھے نماز بجاہت جائز ہے اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔

طحاوی علی مرقی الفلاح مطبع مصر ص ۱۹۸ میں ہے :

ان انکر خلافتہ الصدیق کفر و الحق فی الفتح عمر بالصدیق فی هذا الحکم و الحق فی البرهان عثمان بهما ایضا و لا تجوز

الصلاة خلف منکر المسح علی الخفین او صحبة الصدیق و من یسب الشیخین او یقذف الصدیقة و لا خلف من انکر بعض ما علم من الدین ضرورة لکفره و لا یلتف الی تاویلہ و اجتہاده۔

یعنی خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور برہان شرح مواہب الرحمن میں فرمایا خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے۔ اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مسح موزہ یا صحابیت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت رکھے اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہو گا نہ اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا۔

لظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر ہامش مجیبہ ص ۴۰ اور نسخہ قدیمہ قلمیہ مع الشرح فصل من کتاب السیر میں ہے :

و من لعن الشیخین او سب کافر و من قال فی الایدی الحوارح اکفر و صحیح تکفیر منکر خلافتہ ال عتیق و فی الفاروق ذلك الاظهر جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرائے یا برا کہے، کافر ہے اور جو کہے ید اللہ سے ہاتھ مراد ہے۔ وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے۔ اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار میں قول صحیح تکفیر ہے اور یہی دوبارہ انکار خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اظہر ہے۔

تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ علامہ الشربلانی قلمی کتاب السیر میں ہے :

انہیں میں ہے :

اما سبّ الشيخين رضي الله تعالى عنهما فانه كسب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و قال الصدر الشهيد من سبّ الشيخين او لعنهما يكفر

شيخين رضي الله تعالى عنهما كؤرا كئنا ايها ہے جيسا نبى صلى الله تعالى عليه وسلم كى شان اقدس ميں گستاخى كرنا اور امام صدر شهيد نے فرمايا جو شيخين كوؤرا كئى يا تبرايچى كافر ہے۔

عقود الدرر يہ ميں بعد نقل فتوىٰ مذکورہ ہے :

و قد اكثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة العثمانية لا زالت مؤيدة بالنصرة العلية الافتاء فى شان الشيعة المذكورين و قد اشبع الكلام فى ذلك كثير منهم و القوا فيه الرسائل و ممن افنى بنحو ذلك فيهم المحقق المفسر ابو مسعود افندى العمادى و نقل عبارته العلامة الكواكبى الحلبي فى شرحه على المنظومة الفقهيّة المسمّاة بالفوائد السنية۔

علمائے دولت عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرت الہی سے مؤید رہے، ان سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انہوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دیئے۔ بہت نے طویل بیان لکھے اور اس کے بارے میں رسالے تصنیف کیے اور انہیں میں سے جنہوں نے روافض کے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا۔ محقق مفسر ابو مسعود آفندی عمادی (سردار مقتیان دولت علیہ عثمانیہ) ہیں۔ اور ان کی عبارت علامہ کواکبی حلبی نے اپنے منظومہ فقہیہ مسمیٰ بہ فوائد

الرافضی اذا سب ابا بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما و لعنهما يكون كافرا او ان فضل عليهما عليا لا يكفر و هو مبتدع رافضی اگر شيخين رضي الله تعالى عنهما كوؤرا كئى يا ان پر تبرايچى كافر ہو جائے اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ان سے افضل كئى كافر نہیں گمراہ بندہ ہے

اسی میں وہیں ہے :

من انكر خلافة ابى بكر الصديق فهو كافر فى الصحيح و كذا منكر خلافة ابى حفص عمر ابن الخطاب رضي الله تعالى عنه فى الاظهر

خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے۔ اور ایسا ہی قول اظہر میں خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی۔

فتویٰ علامہ نوح آفندی پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبید اللہ آفندی پھر مغنی المستفتی عن سوال المفتی پھر عقود الدرر یہ مطبع مصر جلد اول ۹۲، ۹۳ میں ہے :

الروافض كفرة جمعوا بين اصناف الكفر منها انهم ينكرون خلافة الشيخين و منها انهم يسبون الشيخين سود الله وجوههم فى الدارين فمن اتصف بواحد من هذه الامور فهو كافر ملتقطا۔ رافضی كافر ہیں طرح طرح کے كفروں کے مجمع ہیں از انجملہ خلافت شيخين کا انكار كرتے ہیں از انجملہ شيخين كوؤرا كئى ہیں، اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں رافضیوں کا منہ کالا کرے جو ان میں کسی بات سے متصف ہو کافر ہے۔

ملتقطا

جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا، دوسرا وہ کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا۔

در مختار میں ہے :

فی البحر عن الجوهرة معز یا للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر و لا تقبل توبته و به اخذ الدبوسی و ابو اللیث و هو المختار للفتویٰ انتہی و جزم به الاشباہ و اقره المصنف۔

یعنی بحر الرائق میں حوالہ جوہرہ نہرہ شرح مختصر قدروی امام صدر شہید سے منقول ہے جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا ان پر طعن کرے وہ کافر ہے اس کی توبہ قبول نہیں اس پر امام دیوسی و امام قہیہ ابو اللیث سر قندی نے فتویٰ دیا اور یہی قول فتویٰ کے لیے مختار ہے۔ اسی پر اشباہ میں جزم کیا۔ اور علامہ شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ غزی ابو عبد اللہ تمر تاشی نے اسے برقرار رکھا، اور پھر ظاہر کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا۔

در مختار ص ۲۸۳ میں ہے :

موانعه الرق و القتل و اختلاف الملتین اسلاما و کفرا ملقطا۔ یعنی میراث کے مانع ہیں غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا اور مورث و وارث میں اسلام و کفر کا اختلاف۔

تبیین الحقائق جلد ۶ ص ۲۴۰ اور عالمگیری جلد ۶ ص ۲۵۴ میں ہے :

اختلاف الدین ایضا يمنع الارث و المراد به الاختلاف بین

سجیہ کی شرح میں نقل کی۔

اشباہ قلمی فن ثانی باب الرواۃ اور اتحاف ص ۱۸ اور انقروی جلد اول ص

۲۵ اور واقعات المفتین ص ۳۱ سب میں مناقب کروری سے ہے

یکفر اذا انکر خلافتهما او یغضبهما لمحبة النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم لهما

جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا ان سے بغض رکھے کافر ہے کہ وہ تورسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی

قبول نہیں۔

تویر الابصار متن در مختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹ میں ہے :

کل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الکافر بسب النبی او الشیخین او

احدهما

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات شیخین یا ان میں ایک

کی شان میں گستاخی سے کافر ہوا۔

اشباہ والظائر قلمی فن ثانی کتاب السیر اور فتاویٰ خیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۵، ۹۴

اور اتحاف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر ۱۸۶ میں ہے۔

کافر تاب فتوبته مقبولة فی الدنيا والاخرة الاجماعۃ الکافر بسب

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و سائر الانبیاء و بسب الشیخین

او احدهما۔

جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا و آخرت میں قبول ہے مگر کچھ کافر ایسے ہیں



الاسلام و الکفر

مورث و وارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے اور اس سے مراد

اسلام و کفر کا اختلاف ہے۔

بلکہ رافضی خواہ دہائی خواہ کوئی کلمہ گو جو باوصف ادعائے اسلام عقیدہ کفر رکھے

وہ تو بھرتحائمه دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔

ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اخیر ص ۵۶۳ اور در مختار ص ۶۶۸ اور عالمگیری جلد ۶ ص ۱۳۲

میں ہے :

صاحب الہوی ان کان یکفر فہو بمنزلۃ المرتد

بد مذہب اگر عقیدہ کفریہ رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ ہے۔

غرر متن در مطبع مصر جلد ۲ ص ۳۲۶ میں ہے :

ذو ہوی ان اکفر فکا المرتد

بد مذہب اگر تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے۔

مفتی الاعرج اور اس کی شرح مجمع الانسار جلد ۲ ص ۶۸۹ میں ہے :

ان حکم بکفرہ بما ارتکبه من الہوی فکا المرتد

اگر اسی بد مذہبی کے سبب اس کے کفر کا حکم دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے۔

نیز فتاویٰ ہندیہ جلد ۲ ص ۲۶۲ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر

جلد اول ص ۲۰، ۲۰۸ اور بر جندی شرح نقایہ جلد ۴ ص ۲۰ میں ہے :

يجب اكفار الروافض في قولهم برجة الاموات الى الدنيا (الى

قوله) و هؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام و احكامهم احكام

المرتدين كذا في الظهيرية

یعنی رافضیوں کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے۔ یہ

لوگ دین اسلام سے خارج ہیں ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں

ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے۔ اور مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں۔ مسلمان

تو مسلمان کسی کافر حتیٰ کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا ترکہ بھی ہرگز اسے

نہیں پہنچ سکتا۔

عالمگیری جلد ۶ ص ۳۵۵ میں ہے :

المرتد لا يرث من مسلم ولا من مرتد مثله كذا في المحيط

مرتد نہ کسی مسلمان اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا وارث ہوگا، ایسے ہی محیط

میں ہے۔ (ت)

خرائتہ المشتہ میں ہے

المرتد لا يرث من احد لامن المسلم ولا من الذمی ولا من مرتد

مثله

مرتد کسی کا بھی وارث نہ بنے گا نہ مسلمان نہ ذمی اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد

کا۔ (ت)

یہ حکم فقہی مطلق تہرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تہرہ و انکار خلافت شیخین

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔

و الاحوط فيه قول المتكلمين انهم ضلال من كلاب النار لا كفار

وبہ ناخذ

اس میں محتاط متکلمین کا قول ہے کہ وہ گمراہ اور جہنمی کتے ہیں کافر نہیں،

اور یہی ہمارا مسلک ہے (ت)

اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تیرائی نہیں بلکہ یہ تیرائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں۔

## کفر اول :

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے اس میں سے کچھ سورتیں امیر المؤمنین عثمان غنی ذوالعورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں۔ کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیے۔ کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیلی کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالا جماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔

اللہ عزوجل سورہ حجر میں فرماتا ہے :

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون

بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بے شک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ ص ۲۸ میں ہے :

لحفظون ای من التحریف و الزیادة و النقص

تبدیل و تحریف اور کمی بیشی سے حفاظت کرنے والے ہیں۔ (ت)

جلالین شریف میں ہے :

لحفظون من التبديل و التحریف و الزیادة و النقص

یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے ہم خود اس کے نگہبان ہیں اس سے کہ کوئی اسے

بدل دے یا الٹ پلٹ کر دے یا کچھ بڑھا دے یا کچھ گھٹا دے۔  
جمل مطبع مصر جلد ۲ ص ۵۶۱ میں ہے :

بخلاف سائر الكتب المنزلة فقد دخل فيها التحريف و التبديل  
بخلاف القرآن فانه محفوظ عن ذلك لا يقدر احد من جميع  
الخلق الانس و الجن ان يزيد فيه او ينقص منه حرفا واحدا و كلمة  
واحدة

یعنی خلاف اور کتب آسمانی کے کہ ان میں تحریف و تبدیل نے دخل پایا اور  
قرآن اس سے محفوظ ہے تمام مخلوق جن وانس کسی کی جان نہیں کہ اس  
میں ایک لفظ یا ایک حرف بڑھا دیں یا کم کر دیں۔

اللہ تعالیٰ حم السجدہ میں فرماتا ہے :

و انه لكتب عزيز لا يأتيه الباطل من بين يديه و لا من خلفه تنزيل  
من حكيم حميد

بے شک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے باطل کو اس کی طرف اصلاراہ  
نہیں نہ سامنے سے نہ پیچھے سے یہ اتارا ہوا ہے۔ حکمت والے سراہے  
ہوئے کا۔

تفسیر معالم التنزیل شریف مطبوعہ ممبئی جلد ۲ ص ۳۵ میں ہے :

قال قتاده و السدی الباطل هو الشيطان لا يستطيع ان يغير او يزيد  
فيه او ينقص منه قال الزجاج معناه انه محفوظ من ان ينقص فيأتيه  
الباطل من بين يديه او يزداد فيه فيأتيه الباطل من خلفه و على هذا  
المعنى الباطل الزيادة و النقصان

یعنی قادیانہ و سنی مفسرین نے کہا باطل کہ شیطان ہے قرآن میں کچھ گھٹا  
بڑھا بدل نہیں سکتا زجاج نے کہا باطل کہ زیادت و نقصان ہیں قرآن ان  
سے محفوظ ہے۔ کچھ کم ہو جائے تو باطل سامنے سے آئے بڑھ جائے تو پس  
پشت سے اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے محفوظ ہے۔

کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخر الاسلام بزدوی  
مطبوع قسطنطنیہ جلد ۳ ص ۸۸، ۸۹ میں ہے :

كان نسخ التلاوة و الحكم جميعا جائزا في حياة النبي صلى الله  
تعالى عليه وسلم فاما بعد وفاته فلا يجوز قال بعض الرافضة و  
الملحدة ممن يتستر باظهار الاسلام وهو قاصد الى افساده هذا  
جائز بعد وفاته ايضا و زعموا ان في القرآن كانت آيات في امامة  
على و في فضائل اهل البيت فكنمها الصحابة فلم تبق بانداس  
زمانهم و الدليل على بطلان هذا القول قوله تعالى انا نحن نزلنا  
الذكر و انا له لحافظون كذا في اصول الفقه لشمس الائمة  
ملتقطا۔

قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت و حکم دونوں کا منسوخ ہونا زمانہ نبی صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جائز تھا بعد وفات اقدس ممکن نہیں بعض وہ لوگ کہ  
رافضی اور نرے زندیق ہیں بظاہر مسلمانی کا نام لے کر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں  
اور حقیقتہً انہیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی  
ممکن ہے۔ وہ جتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولیٰ علی اور فضائل  
اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور

اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بے شک ہم نے  
اتارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا ہی امام شمس الامہ کی  
کتاب اصول الفقہ میں ہے۔

امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۶۴ میں ہے بہت سے یقینی اجماعی کفر  
میان کر کے فرماتے ہیں :

و كذلك و من انكر القرآن او حرفا منه او غير شيئا منه او زاد فيه  
يعني اسي طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف  
کا انکار کرے یا اس میں سے کچھ بد۔ لے یا قرآن میں اس موجودہ میں کچھ  
زیادہ بتائے۔

فوائح الرحوت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنؤ ص ۶۱ میں ہے :

اعلم اني رأيت في مجمع البيان تفسير الشيعة انه ذهب بعض  
اصحابهم الى ان القرآن العباد بالله كان زائدا على هذا المكتوب  
قد ذهب بتقصير من الصحابة الجامعين العباد بالله لم يختر  
صاحب ذلك التفسير هذا القول فمن قال بهذا القول فهو كافر  
لانكاره الضروري

یعنی میں نے طبری رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں  
کے مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ اس موجود سے زائد تھا۔ جن صحابہ  
نے قرآن جمع کیا عیاذ باللہ ان کے قصور سے جاتا رہا اس مفسر نے یہ قول  
اختیار نہ کیا، جو اس کا قائل ہو کافر ہے کہ ضروریات دین سے منکر ہے۔

## کفر دوم :

ان کا ہر تنفس سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کے باجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

شفا شریف ص ۳۶۵ میں انہیں اجماعی کفروں کے میان میں ہے :

و كذلك نقطع بتكفير غلاة الرافضة في قولهم ان الائمة افضل من الانبياء

اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں ان غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

امام اجل نووی کتاب الروضہ میں پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر ص ۴۴ میں کلام شفا نقل فرماتے ہیں اور مقرر رکھتے ہیں ملا علی قاری شرح شفا مطبوعہ قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۵۲۶ میں فرماتے ہیں :

هذا كفر صريح يهكلا كفره

مخ الروض الاذہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ص ۱۴۶ میں ہے :

ما نقل عن بعض الكرامية من جواز كون الولي افضل من النبي

كفرو ضلالة و الحاد و جهالة

وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبے میں

بڑھ جائے یہ کفر و ضلالت و بے دینی و جہالت ہے۔

شرح مقاصد مطبوع قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۳۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی

## آخر فصل اول باب ثانی میں ہے :

و اللفظ ان الاجماع منعقد علی ان الانبياء افضل من الاولياء  
بے شک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کہ انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام اولیائے عظام سے افضل ہیں۔

و حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۱۵ میں ہے :

التفضيل على نبي تفضيل على كل نبي

کسی غیر نبی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے افضل بتانا ہے

شرح عقائد نسفی مطبع قدیم ص ۶۵ پھر طریقہ محمدیہ حدیقہ ندیہ ص ۲۱۵ میں ہے  
و اللفظ لهما (تفضيل الولي على النبي) مرسلا كان اولاً (كفر و ضلال كيف و هو تحقير للنبي) بالنسبة الى الولي (و خرق الاجماع) حيث اجمع المسلمون على فضيلة النبي على الولي الخ باختصاره

ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل بتانا کفر و ضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ ولی سے نبی کو افضل ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ص ۷۵ میں ہے :

النبي افضل من الولي و هو امر مقطوع به و القائل بخلافه كافر  
لانہ معلوم من الشرع بالضرورة۔

نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

روافض کے مجتہدان حال نے اپنے فتوؤں میں ان صریح

کفروں کا صاف اقرار کیا ہے

یہ فتویٰ رسالہ تکملہ رد ووافض در سالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سیتاپور  
۱۲۹۳ھ ۱۸۷۶ء میں مفصل مذکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں

فتویٰ (۱) :

چہ میفرمایند مجتہدین دریں مسئلہ کہ مرتبہ ولی مصطفیٰ علی  
المرتضیٰ علیہ السلام از سائر انبیائے سابقین علیہم السلام  
سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
افضل است یا نہ۔ پیو او تو جروا۔

فتویٰ (۱)

کیا فرماتے ہیں مجتہدین دین اس مسئلہ میں کہ ولی مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام ماسوائے  
محمد رسول اللہ ﷺ کے باقی تمام انبیائے سابقین سے افضل ہیں یا نہیں؟ پیو او تو جروا۔

الجواب :-

افضل است، واللہ یعلم..... ہوالعالم ۱۲۸۳ھ الراقم میر آغا عفی عنہ

الجواب :-

افضل ہیں، اللہ جانتا ہے..... ہوالعالم ۱۲۸۳ھ الراقم میر آغا عفی عنہ

فتویٰ (۲) :

چہ میفرمایند دریں مسئلہ کہ در کلام مجید جمع کردہ عثمان

تحریف از تخریج آیات مدائح جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع  
شدہ یا نہ۔

فتویٰ (۲)

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں امیر علیہ السلام  
کی مدح والی آیات میں تحریف کی گئی ہے یا نہیں؟

الجواب :

این امر بر سبیل جزم و قطع ثابت نیست لیکن متحمل است  
واللہ یعلم، ہوالعالم..... ۱۲۸۳ھ الراقم میر آغا عفی عنہ۔

الجواب :-

یہ چیز یقینی اور قطعی نہیں تاہم احتمال ہے، اللہ جانتا ہے۔

واللہ یعلم، اللہ جانتا ہے..... ۱۲۸۳ھ الراقم میر آغا عفی عنہ۔

فتویٰ (۳) :

مسئلہ دوم مرتبہ اہلبیت نبوی صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین سیما  
حضرت علی مرتضیٰ از سائر انبیاء افضل است یا نہ

فتویٰ (۳) :

دوسرا مسئلہ کہ نبی کے اہل بیت صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین خصوصاً علی مرتضیٰ تمام انبیاء  
سے افضل ہیں یا نہیں؟

## الجواب :

البتہ مراتب ائمہ ہدی از سائر انبیاء ، بلکہ رسولان اولو العزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوة اللہ علیہ زیادہ بود و رتبہ جناب امیر نیز ..... "سید علی محمد ۱۲۶۳"۔

## الجواب :

البتہ ائمہ ہدی کا مرتبہ تمام انبیاء بلکہ رسولوں سے ماسوائے خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ کے زیادہ تھا اور رتبہ جناب امیر کا بھی۔

## فتویٰ (۴) :

مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یا نہ۔

## فتویٰ (۴) :

ساتواں مسئلہ ، عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں تحریف اور کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں ؟

## الجواب :

تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرف قرآن در نظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان و ہم چنین نقصان بعضی آیات واردہ در فضیلت اہل بیت علیہم السلام مدلول قرائن بسیار و آثارات بیشمار "سید علی محمد ۱۲۶۳"۔

## الجواب :

قرآن کے جامع بلکہ جلائے والے اور تحریف کرنے والے کی تحریک نظم قرآن یعنی

ترتیب آیات میں فریقین کے مفسرین کے کلام اور نظم قرآن کے عنوان سے واضح ہے ، اور یونہی اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت میں وارد بعض آیات میں کمی بہت سے قرائن اور بے شمار آثار سے ثابت ہے۔ سید علی محمد ۱۲۶۳"۔

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیروکار ہوتے ہیں۔ اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قول سے اسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا لکھے جو اپنے مجتہدین کے فتوے بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقیناً ہو گا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافرنہ کہے گا۔ بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم و پیشوا اور مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافرنہ مانے خود کافر مرتد ہے۔

شفاء شریف ص ۳۶۲ میں انہیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے :

و لہذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل، و وقف فیہم او شک او صحح مذہبہم و ان اظہر مع ذلك الاسلام و اعتقدہ و اعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہارہ ما اظہر من خلاف ذلك۔

ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافرنہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتنا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سواہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اسکے خلاف اس اظہار سے کہ کافر کو کافرنہ کہا خود کافر ہے۔

اسی کے ص ۳۲۱ اور فتاویٰ بزازیہ جلد ۳ ص ۳۲۲، اور درر و غرر مطبع مصر

جلد اول ص ۳۰۰ اور فتاویٰ خیر یہ جلد اول ص ۹۴، ۹۵ اور در مختار ص ۳۱۹ اور مجمع  
الاخبر جلد اول ص ۶۱۸ میں ہے :

من شك في كفره و عذابه فقد كفر

جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بالیقین خود کافر ہے۔

علمائے کرام نے خود روافض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی علامہ  
نوح آفندی و شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی و علامہ حابد عمادی آفندی مفتی دمشق الشام و  
علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول ص ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ  
رافضیوں کے باب میں کیا حکم فرماتے ہیں۔

هؤلاء الكفرة جمعوا بين اصناف الكفر و من توقف في كفرهم

فهو كافر مثلهم اھ مختصراً

یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو ان کے کفر میں توقف  
کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے۔ اھ مختصراً

علامہ الوجود مفتی ابوالسعود اپنے فتاویٰ پھر علامہ کو ابکی شرح فرائد سیحہ پھر علامہ محمد  
ابن الدین شامی تنقیح الحامیہ ص ۹۳ میں فرماتے ہیں :

اجمع علماء الاعصار على ان من شك في كفرهم كان كافرا۔

تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ جو ان رافضیوں کے کفر میں شک

کرے خود کافر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

**تنبیہ جلیل :**

مسلمانو! اصل مدار ضروریات دین ہیں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی  
ثبوت کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر

کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی ان کا وہی حکم رہے گا کہ منکر یقیناً کافر مثلاً عالم جمیع  
اجزاء حادث ہونے کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی۔ غایت یہ کہ آسمان و زمین کا  
حدوث ارشاد ہوا ہے۔ مگر باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے۔  
جس کی اسانید کثیرہ فقیر کے رسالہ مقام الحدید علی خدا المنطق الحدید میں مذکور توجہ  
وہی ہے کہ حدوث جمیع ماسوائی اللہ ضروریات دین سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی  
حاجت نہیں۔

اعلام امام ابن حجر ص ۱۷ میں ہے :

زاد النووي في الروضة ان الصواب تقيده بما اذا جحد محمدا عليه

يعلم من دين الاسلام ضرورة سواء كان فيه نص ام لا۔

علامہ نووی نے روضہ میں یہ زائد کہا کہ درست یہ ہے اسے اس چیز سے

مقید کیا جائے جس کا ضروریات اسلام سے ہونا بالا جماع معلوم ہو اس میں

کوئی نص ہو یا نہ ہو۔ (ت)

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسوع نہیں ہوتی اور شک نہیں  
کہ قرآن عظیم حمد للہ تعالیٰ شرقاً غرباً قرناً قریباً و سوریہ سورس سے آج تک مسلمانوں کے  
ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے باجماع مسلمین بلا کم و کاست وہی تنزیل رب العالمین ہے  
جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں میں  
ان کے ایمان ان کے اعتقاد ان کے اعمال کے لیے چھوڑی اسی کا ہر نقص و زیادت و تغیر  
و تحریف سے مصون و محفوظ اور اسی کا وعدہ حقہ صادقہ انا لہ لحافظون میں مراد و  
طحاظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین سے ہے نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہاں کے مسلمانوں کے  
ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک ہے یہ تو نقص و تحریف سے محفوظ نہیں ہاں ایک  
دہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دندان غول کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن بغل  
کتمان میں دبائے بیٹھی ہے انا لہ لحافظون کا مطلب یہی ہے یعنی مسلمانوں سے عمل تو

اسی محرف مبدل ناقص نامکمل پر کرائیں گے اور اس اصلی جعلی کو .....

برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر

(رکھنے کے لئے پتھر اور سونا برابر ہیں۔ ت)

کی کھوہ میں چھپائیں گے۔ گویا "حافظوں" کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں سے محفوظ رکھیں گے۔ انہیں اسکی پرچھائیں نہ دکھائیے بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتنا ہی بدل جائے مگر علم الہی لوح محفوظ میں تو بدستور باقی ہے۔ حالانکہ علم الہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی پھر قرآن کی کیا خوبی نکلی۔ توریت، انجیل درکنار مہمل سے مہمل ردی سے ردی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے نہ رہا بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہو گئی ہو علم الہی لوح محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے۔ ایسی ناپاک تاویلات ضروریات دین کے مقابل نہ مسموع ہوں نہ ان سے کفر و ارتداد و اصلاح فروع ہوں ان کی حالت وہی ہے جو نیچر یہ نے آسمان کو بلندی جبرئیل و ملائکہ کو قوت خیر، ابلیس شیاطین کو قوت بدی، حشر و نشر جنت و نار کو محض روحانی نہ جسدی بنالیا۔ قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات سے بدل دیا۔ ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں بت پرست لا الہ الا اللہ کی تاویل کر لیں گے۔ کہ یہ افضل و اعلیٰ میں حصر ہے۔ یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں۔ جیسے :

لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار

(علی کرم اللہ وجہہ کے بغیر کوئی بہادر جوان نہیں اور ذو الفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔ ت)  
وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ ایسے مرتد ان لیا م مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات و شفا ہے۔

و باللہ التوفیق و الحمد لله رب العالمین

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا زہر مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد، رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی۔ کہ زانیہ کے لیے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حصہ نہیں ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام، جو ان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بہ دین ہے اور اس کے لیے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لیے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوے کو جوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔

و باللہ التوفیق و اللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم

کتبہ

عبد المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ محمد المصطفیٰ الامی علیہ السلام

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ

عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

(فتاویٰ رضویہ: جلد ۱۴، ص ۲۶۸۵۲۳۹، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)



## ایک اور فتویٰ

مسئلہ :

علمائے اہلسنت والجماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ آج کل اکثر سنت والجماعت فرقہ باطلہ کی صحبت میں رہ کر چند مسائل سے بد عقیدہ ہو گئے ہیں اگرچہ حضور کی تصانیف کثیرہ ہیں ہر قسم کے مسائل موجود ہیں لیکن احقر کی نگاہ سے یہ مسئلہ نہیں گزر اسی واسطہ اس مسئلہ کی زیادہ ضرورت ہوئی اور نیز عوام کا ایمان تازہ ہو گا اور بد عقیدہ لوگ گمراہی سے باز آویں گے منجملہ ان کے ایک مسئلہ ذیل میں تحریر ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت زید کہتا ہے کہ وہ لالچی شخص تھے یعنی انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور آل رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یعنی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑکر ان کی خلافت لے لی اور ہزار ہا صحابہ کو ہمد کیا۔

بجہر کہتا ہے کہ میں ان کو خطا پر جانتا ہوں۔ ان کو امیر نہ کہنا چاہیے مگر کا یہ قول ہے کہ وہ اجلہ صحابہ میں سے ہیں ان کی توہین گمراہی ہے۔ ایک اور شخص جو اپنے آپ کو سنی المذہب کہتا ہے اور کچھ علم بھی رکھتا ہے (حق یہ ہے کہ وہ نرا جاہل ہے) کہہ کتا ہے کہ سب صحابہ اور خصوصاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما (نحوذ باللہ منہما) لالچی تھے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین مبارک رکھی تھی اور وہ اپنے اپنے خلیفہ ہونے کی فکر میں لگے ہوئے تھے۔

ان چاروں شخصوں کی نسبت کیا حکم ہے۔ ان کو سنت والجماعت کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور حضور کا اس مسئلہ میں کیا مذہب ہے جواب مدلل عام ار قدام فرمائیے؟

الجواب :

اللہ عزوجل نے سورہ حدید میں صحابہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ کہ قبل فتح مکہ مشرف با ایمان ہوئے اور راہ خدا میں مال

خرچ کیا جہاد کیا۔ دوسرے وہ کہ بعد پھر فرمایا و کلاو عد اللہ الحسنی دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا انکو فرماتا ہے اولئك عنہا مبعدون وہ جہنم سے دور رکھے گئے لا یسمعون حسیسہا اسکی بھٹک تک نہ سنیں گے وہم فی ما اشتہت انفسہم یخلدون لا یحزنہم القرع الا کبر قیامت کی سب سے بڑی گھبراہٹ انھیں غمگین نہ کرے گی وتلقہم الملئکہ فرشتے ان کا استقبال کریں گے ہذا یومکم الذی کنتم توعدون یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے توجو کسی صحابی پر طعن کرے، اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے اور ان صحابہ کے معاملات پر جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں۔ ارشاد الہی کے مقابل پیش کرنا اہل اسلام کا کام نہیں۔ رب عزوجل نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرمادیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا۔

و اللہ بما تعلمون خبیر

اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو گے بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا۔ اس کے بعد کوئی بے اپنا سر کھائے خود جہنم میں جائے۔ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفاۃ الامام قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

و من یكون یطعن فی معاویہ

فذاک من کلاب الهاویہ

جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں سے ایک کتا ہے۔

ان چار شخصیتوں میں عمر کا قول سچا ہے۔ زید و بکر جھوٹے ہیں اور چوتھا شخص

سب سے بدتر خبیث رافضی تبرائی ہے۔ امام کا مقرر کرنا ہر مہم سے زیادہ ہے۔ تمام

انتظام دین و دنیا اسی سے متعلق ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنازہ انور

اگر قیامت تک رکھا رہتا تو اصلاً کوئی خلل متحمل نہ تھا۔ انبیاء علیہم السلام کے اجسام

طاہرہ بجوتے نہیں سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد انتقال ایک سال

کھڑے رہے سال بھر بعد دفن ہوئے۔

جنازہ مبارک حجرہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں تھا۔ جہاں اب مزار انور ہے۔ اس سے باہر لے جانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس نماز اقدس سے مشرف ہونا ایک ایک جماعت آتی پڑھتی اور باہر جاتی دوسری آتی یوں یہ سلسلہ تیسرے دن ختم ہوا اگر تین برس میں ختم ہوتا تو جنازہ اقدس تین برس یوں ہی رکھا رہنا تھا کہ اس وجہ سے تاخیر دفن اقدس ضروری تھی۔ ابلیس کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب تھا تو سب سے سخت الزام امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر ہے یہ تو لالچی نہ تھے اور کفن و دفن کا کام گھر والوں ہی سے متعلق ہوتا ہے یہ کیوں تین دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ انہیں نے ہی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ کام کیا ہوتا بھلی خدمت جالائے ہوتے۔ تو معلوم ہوا کہ اعتراض ملعون ہے اور جنازہ انور کا جلد دفن نہ کرنا ہی مصلحت دینی تھا جس پر علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور سب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اجماع کیا۔ مگر

چشم بد اندیش کہ برکنده باد عیب نماید بہ نگاہش ہنر  
یہ غیثا خذلم اللہ تعالیٰ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ایذا نہیں دیتے بلکہ اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے :

من آذاہم فقد آذانی ومن آذانی فقد اذا اللہ یوشک ان یاخذہ  
جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا  
دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ  
اسے گرفتار کر لے۔

و العیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ

محمد بن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(فتاویٰ رضویہ جلد ۹، صفحہ ۵۱، ۵۲، مکتبہ رضویہ آراہان، کراچی۔) (احکام شریعت ص ۱۰۳، ۱۰۴)